قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

کہیے، پس حجت پوری اللہ کی رہی۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاسِعَة

شرح

حُجَّةُ اللّٰهِ الْبَالِغَة

جلد دوم

تصنیف

امامِ اکبر، مجدّدِ ملّت، حکیمُ الاسلام

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی قدس سرہٗ

شارح

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری

استاذ دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ حجاز دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

تفصیلات

نام کتاب : رحمۃ اللہ الواسعہ شرح حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم

ماتن : امام اکبر، حجۃ اللہ فی العالمین، مُسند الہند حکیم الاسلام حضرت مولانا شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد محدث دہلوی قدس سرہ

(ولادت ۱۱۱۴ھ وفات ۱۱۷۶ھ)

شارح : حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری استاذ دارالعلوم دیوبند
M.09412873888

سائز : ۲۰×۳۰ / ۸

صفحات : ۷۴۴

سنہ طباعت : باراول شوال المکرّم ۱۴۲۲ ہجری مطابق جنوری ۲۰۰۲ عیسوی

کمپیوٹر کتابت : روشن کمپیوٹرز، محلّہ اندرون کوٹلہ دیوبند فون نمبر M 0999658227

کاتب : مولوی حسن احمد پالن پوری فاضل دارالعلوم دیوبند

پریس : ایچ۔ایس۔آفسیٹ پرنٹرس۔چاندنی محل، دریا گنج دہلی ۲

ناشر : مکتبہ حجاز، نزد سفید مسجد دیوبند (یو، پی) M 09997866990

ملنے کا پتہ

مکتبہ حجاز دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

وكان الأنبياء عليهم السلام قبل نبينا صلى الله عليه وسلم يزيدون ولاينقُصون، ولايبدِّلون إلا قليلاً؛ فزاد إبراهيم عليه السلام على ملةِ نوح عليه السلام أشياءَ من المناسك، وأعمالِ الفطرة، والختان؛ وزاد موسىٰ عليه السلام على ملة إبراهيم عليه السلام أشياءَ، كتحريم لحوم الإبل، ووجوب السبت،ورجمِ الزُّناة، وغير ذلك؛ ونبينا صلى الله عليه وسلم زاد ونقص وبدَّل.

والناظر في دقائق الشريعة إذا استقرأ هذه الأمور وجدها على وجوه:

منها: أن الملة اليهودية حملَها الأحبارُ والرهبانُ، فَحَرَّفوها بالوجوه المذكورة فيما سبق، فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم ردَّ كلَّ شيئ إلى أصله؛ فاختلف شريعتُه بالنسبة إلى اليهودية التي هي في أيديهم، فقالوا: هذا زيادة ونقص وتبديل، وليس تبديلاً في الحقيقة.

ترجمہ: اور حضرات انبیاء علیہم السلام ہمارے نبی ﷺ سے پہلے بڑھایا کرتے تھے اور گھٹایا نہیں کرتے تھے اور بدلا نہیں کرتے تھے مگر تھوڑی سی مقدار۔ پس ابراہیم علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام کی ملت پر بڑھایا چند چیزوں کو احکام حج وقربانی میں سے اور امور فطرت میں سے اور ختنہ کرنے کو۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر بڑھایا چند چیزوں کو، جیسے اونٹ کے گوشت کی تحریم اور سَبْت (سنیچر کے دن) کا وجوب اور زانیوں کو سنگسار کرنا اوران کے علاوہ۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے بڑھایا بھی اور گھٹایا بھی اور بدلا بھی۔

اور شریعت محمد یہ کی باریکیوں میں غور وتدبیر کرنے والا جب ان امور کا جائزے گا تو وہ ان کو چند وجوہات پر پائے گا:

ان میں سے: یہ ہے کہ ملت یہود کو اٹھایا علماء ومشائخ نے۔ پس تحریف کردی اس میں اُن طریقوں سے جو ذکر کئے گئے اُن ابواب میں جو پہلے گزرے ہیں۔ پس جب آئے نبی کریم ﷺ تو پھیر دیا ہر چیز کو اس کی اصل کی طرف۔ پس مختلف ہوگئی آپ کی شریعت اس یہودیت کی بہ نسبت جو کہ وہ ان کے ہاتھوں میں ہے۔ پس کہا انھوں نے: یہ زیاتی اور کمی اور تبدیلی ہے۔ حالانکہ وہ حقیقت میں تبدیلی نہیں ہے۔

☆　☆　☆

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثتیں صرف ان کی قوم کی راہ نمائی کے لئے اور خاص زمانہ کے لئے تھیں اور ہمارے نبی ﷺ کی بعثت آفاقی اور ابدی ہے یعنی دنیا کی تمام اقوام کی طرف اور قیامت تک کے لئے ہے۔ اور پہلے اسی مبحث کے باب دوم میں یہ بات تفصیل سے بیان کی جاچکی ہے کہ آپؐ ایک بعثت کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں جو

اپنے جلو میں ایک اور بعثت کو بھی لئے ہوئے ہے یعنی آپ کی بعثت دوہری ہے ایک بلاواسطہ ہے اور دوسری بالواسطہ۔

آپؐ کی پہلی بعثت جو بلاواسطہ ہے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد یعنی عربوں کی طرف ہوئی ہے، جن کا امتیازی لقب ''امیین'' ہے۔ سورۃ الجمعہ کی دوسری آیت میں اس کا ذکر ہے کہ: ''اللہ وہ ہستی ہیں جنھوں نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے'' اسی طرح سورہ یٰسٓ آیت ٦ میں اس کا ذکر ہے: ''تاکہ آپؐ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا ڈرائے نہیں گئے، پس وہ (دین سے) بے خبر ہیں'' ان دونوں آیتوں میں آپؐ کی پہلی بعثت کا تذکرہ ہے جو بلاواسطہ ہوئی ہے۔

اور جب آپ کی بلاواسطہ بعثت عربوں کی طرف ہوئی ہے تو اس کے لئے واجب ولازم ہے کہ آپ کی شریعت کا مادّہ عربوں کے احوال وعادات ہوں یعنی عربوں کے شعائر دین، ان میں رائج عباتوں کے طریقے اور آسائش سے زندگی بسر کرنے کی تدبیرات نافعہ آپؐ کی شریعت کا خمیر ہوں۔ کیونکہ شریعت کا مقصد ان چیزوں کی اصلاح ہوتی ہے جو قوم میں رائج ہوتی ہیں۔ شریعت ایسی چیزوں کا لوگوں کو مکلّف نہیں بناتی جن سے لوگ قطعاً ناآشنا ہوں۔

اور جس طرح آپ کی شریعت میں عربوں کے احوال کی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے آپؐ کو کتاب بھی عربی زبان میں دی گئی ہے۔ سورہ یوسف آیت ۲ میں ہے کہ: ''ہم نے کتابِ مبین کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا، تاکہ تم (بوجہ اہل لسان ہونے کے اولاً) سمجھو'' اور سورہ حٰمٓ سجدہ آیت ۴۴ میں ہے کہ: ''اگر ہم اس کو عجمی زبان کا قرآن بناتے تو معاندین یوں کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف کیوں بیان نہیں کی گئیں؟ یہ کیا بات ہے کہ عجمی کتاب اور عربی رسول؟!'' یعنی قرآن اگر عربی کے سوا کسی اور زبان میں نازل کیا جاتا تو جھٹلانے والے یوں کہنے لگتے کہ یہ بے جوڑ بات ہے کہ رسول تو عربی۔ اور اس کی قوم بھی جو اولین مخاطب ہے عربی اور کتاب آئی عجمی زبان میں جس کا ایک حرف بھی عرب نہیں سمجھ سکتے۔ چاہئے تھا کہ قرآن واضح عربی میں نازل کیا جاتا۔ اسی لئے سورہ ابراہیم آیت ۴ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ: ''ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تاکہ وہ ان سے کھول کر بیان کرے''

اور آپؐ کی دوسری بعثت خلافتِ کبریٰ کے توسط سے تمام زمین والوں کی طرف ہے یعنی آپؐ ایک مرکزی حکومت قائم فرمائیں گے۔ ممالک فتح کریں گے اس وقت کی دنیا کی دو بڑی طاقتیں آپ کے زیرنگیں آئیں گی اور اس طرح لوگ دینِ رحمت سے آشنا ہوں گے۔

اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے زمانہ کی چند اقوام کو اپنی رحمت سے دور کردیا اور ایران وروم کی سلطنتوں کے زوال کا قطعی فیصلہ کردیا اور آپ کو خلافت کبریٰ قائم کرنے کا حکم دیا اور آپ کی بزرگی اور غلبہ کو تقریب بنایا تاکہ امر مقصود تکمیل پذیر ہو یعنی آپؐ کی شان ودبدبہ کے ذریعہ دین چاردانگ عالم پھیلے گا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایران وروم کے خزانوں کی چابیاں عنایت فرمائیں یعنی ان کے دروبست کا آپ کو مالک بنادیا۔

غرض آپ کے اس خصوصی کمال (خلافت کبری) کی وجہ سے ضروری ہوا کہ آپؐ کو تورات کے احکام کے علاوہ چند دیگر احکام بھی دیئے جائیں، جیسے زمینوں کا لگان وصول کرنا۔ اسلامی حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں سے سالانہ محصول لینا، غزوات اور دین میں تحریف کے چور دروازوں کو بند کرنا وغیرہ۔

ومنها: أن النبي صلى الله عليه وسلم بُعِثَ بِعْثَةً تَتَضَمَّنُ بِعْثَةً أخرى:

فالأول: إنما كانت إلى بني إسماعيل، وهو قولُه تعالى: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِيْ الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلاً مِنْهُمْ﴾ وقوله تعالى: ﴿لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُ هُمْ، فَهُمْ غَافِلُوْنَ﴾ وهذه البعثة تستوجب أن يكون مادَّةُ شريعته ما عندهم من الشعائر، وسننِ العبادات، ووجوهِ الارتفاقات؛ إذ الشرع إنما هو إصلاحِ ماعندهم، لا تكليفُهم بما لا يعرفونه أصلا، ونظيره قوله تعالى: ﴿قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ وقوله تعالى: ﴿وَلَوْجَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًا لَقَالُوْا: لَوْلاَ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ؟ ءَ اَعْجَمِيٌّ وَّعَرِبِيٌّ﴾ وقولُه تعالى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِه﴾

والثانية كانت إلى جميع أهل الأرض عامة بالأرتفاق الرابع. وذلك: لأنه لعن في زمانه اقوامًا، وقضٰى بزوال دولتهم، كالعجم والروم، فأمر بالقيام بالأرتفاق الرابع، وجعل شَرَفَهُ وغلبتَه تقريباً لإتمام الأمر المراد، وآتاه مفاتيحَ كنوزِهم، فحصل له بحسب هذا الكمال أحكامٌ أخرى غيرَ احكام التوراة، كالخراج والجزية، والمجاهداتِ، والاحتياط عن مداخل التحريف.

ترجمہ: اور ان وجوہ میں سے یہ ہے کہ نبی ﷺ بھیجے گئے ہیں ایک ایسا بھیجا جانا جو متضمن ہے ایک دوسری بعثت کو:

پس پہلی بعثت: اولاً بنواسماعیل علیہ السلام ہی کی طرف تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہی ہے جس نے امیوں میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''تا کہ آپؐ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے اسلاف نہیں ڈرائے گئے تھے۔ پس وہ بے خبر ہیں'' اور یہ بعثت واجب ولازم جانتی ہے کہ ہو آپ کی شریعت کا مادہ وہ باتیں جو ان کے پاس ہیں یعنی شعائر دین، عبادتوں کے طریقے اور تدبیرات نافعہ کی شکلیں۔ کیونکہ شریعت کا مقصود ان چیزوں کی اصلاح ہی ہے جو لوگوں کے پاس ہیں۔ ان کو ایسی باتوں کا مکلّف بنانا مقصود نہیں ہے جس کو وہ قطعاً پہچانتے ہی نہ ہیں۔ اور اس کی نظیر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''عربی زبان کے پڑھنے کی کتاب تا کہ تم سمجھو'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اگر ہم اُس کو عجمی زبان میں پڑھنے کی کتاب بناتے تو معاندین یوں کہتے کہ اُس کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں؟ یہ کیا بات ہے کہ عجمی کتاب اور عربی رسول؟!'' اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس کی قوم کی زبان میں''

اور دوسری بعثت: ارتفاق رابع یعنی خلافت کبریٰ کے ذریعہ تمام زمین والوں کی طرف عام تھی۔ اور وہ بات: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی آپؐ کے زمانہ میں چند اقوام پر اور ان کی سلطنت کے زوال کا قطعی فیصلہ کر دیا، جیسے عجم وروم۔ پس حکم دیا ارتفاق رابع یعنی خلافت کبریٰ کو قائم کرنے کا اور بنایا آپؐ کے شرف وبزرگی کو اور آپؐ کے غلبہ واقتدار کو تقریب (باعث، سبب) مراد لی ہوئی بات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اور عطا فرمائی آپؐ کو ان کے خزانوں کی چابیاں۔ پس حاصل ہوئے آپؐ کے لئے اس کمال کے اعتبار سے چند دیگر احکام، تورات کے احکام کے علاوہ، جیسے خراج اور جزیہ اور غزوات اور تحریف کی راہوں سے احتیاط۔

چوتھا سبب: اندازِ اصلاح کی وجہ سے اختلاف

آپ ﷺ کی بعثت زمانۂ فترت میں ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل میں بھی نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا آپؐ مسیح علیہ السلام سے بھی تقریباً پانچ سو سال بعد ۵۷۰ء میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس درمیان کہیں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔ اس وجہ سے روئے زمین پر سے تمام برحق ملتیں مٹ چکی تھیں اور ان میں تبدیلی کر دی گئی تھی اور لوگ گمراہیوں میں گھس چکے تھے، سب ادیان والے اپنی غلطی پر مغرور تھے اور تعصب وکٹ حجتی کے ایسے شکار ہو گئے تھے کہ اب وہ اپنی باطل ملتوں کو اور جاہلی عادتوں کو اس وقت تک چھوڑنے والے نہیں تھے جب تک کہ ان عادتوں کے خلاف مؤثر تاکیدات زاجر اقدامات اور غزوات سے کام نہ لیا جائے یہ چیز بھی بہت سے اختلافات کا سبب بنی ہے۔

ومنها: أنه بُعث في زمان فَترة، قد اندرست فيه المللُ الحقَّةُ، وحُرِّفت، وغلب عليهم التعصبُ واللجاجُ، فكانوا لايتركون ملَّتهم الباطلة، ولاعاداتِ الجاهلية، إلابتأكيد بالغ في مخالفة تلك العادات، فصار ذلك مُعِدًّا لكثير من الاختلاف.

ترجمہ: اور ان وجوہ میں سے یہ بات ہے کہ آپؐ بھیجے گئے ہیں فترت کے زمانہ میں۔ تحقیق مٹ چکی تھیں اس زمانہ میں برحق ملتیں اور ان میں تبدیلی کر دی گئی تھی اور غالب آ گیا تھا لوگوں پر تعصب اور کٹ حجتی۔ پس وہ لوگ اپنی ملت باطلہ کو چھوڑ نہیں سکتے تھے اور نہ جاہلی عادتوں کو چھوڑ سکتے تھے مگر مؤثر تاکید کے ذریعہ ان عادتوں کے خلاف۔ پس ہوگئی یہ چیزیں تیار کرنے والی بہت سے اختلافات کو۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔

لغات: لَجَّ في الأمر: باز رہنے سے انکار کرنا...... عَدَّه للأمر: تیار کرنا۔